حصّہ دوئم

سوال نمبر ۲

تعارف

عقیدہ آخرت انسان کے اندر فیصلہ و انصاف، جزا و سزا اور اسلام کا تصور واضح کرتا ہے۔ انسان اپنے ہر کام کے لیے نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی اللہ کے سامنے جوابدہ ہے اگر اس دنیا میں اس کو اپنے برے کاموں کی سزا نہیں ملتی تو آخرت میں اللہ تعالیٰ کی میزان میں اس کی پکڑ ہو گی۔ ہر انسان اپنے اعمال کے مطابق فیصلہ کا حقدار ہو گا۔ نیک انسان کو اس کی نیکیوں کے مطابق جنت اور برے اعمال کا بدلہ جہنم کے طور پر دیا جائے گا۔ عقیدہ آخرت پر یقین انسان کو معاشرتی برائیوں سے بچا کر اس کے اندر انسانیت کی ہمدردی، ذمہ داری، جوابدہی کا احساس اور خوداحتسابی کا عمل پیدا کرتا ہے تاکہ اس دنیا میں امن عامہ کا قیام ہو سکے۔ غرض یہ کہ عقیدہ آخرت نہ صرف انسان کی دینی بلکہ دنیاوی زندگی میں کارآمد ثابت ہوتا ہے۔

یوم جزا و سزا کے معنی و مفہوم

یوم جزا و سزا کے معنی ہیں فیصلہ کا دن۔ یہ لفظ یوم آخرت کا مترادف ہے جس سے مراد بعد میں آنے والی پیچھے آنے والی ہے۔ اسلام میں اس سے مراد ہے کہ ہر انسان زندگی میں کچھ اچھے اور کچھ برے کام کرتا ہے۔ لیکن ہر ایک کو اس کے مطابق سزا اور جزا نہیں ملتی۔ اس دن اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے قیامت کا دن مقرر کیا ہے جس میں ہر انسان کو اس دنیا کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا مل جائے گی۔ نیک کام کرنے والے کو جزا اور برے کام کرنے والے کو سزا دی جائے گی۔

روزِ آخرت قرآن و سنت کی روشنی میں

قرآن میں اللہ نے عقیدہ آخرت کے بارے میں بتایا ہے۔

"والذین یومنون بما انزل الیک
وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون"

اور وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جو آپ پر نازل کیا گیا
اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور ایمان لاتے ہیں
یوم آخرت پے۔

(البقرہ-۴)

اسی طرح حضرت محمدؐ نے بھی آخرت کا مفہوم واضح لحاظ و الفاظ سے سمجھایا تاکہ انسان آخرت پر یقین کامل رکھتے ہوئے کسی بھی طرح اس سے لاپرواہی نہ کریں۔

"ہر بندہ روزِ قیامت والے دن اسی حالت میں
اٹھایا جائے گا جس حالت میں اس کی موت ہوگی" (حدیث)

دلائلِ آخرت

جب انسان اس معاشرے میں اچھے کام ہوتے دیکھتا ہے اور ساتھ میں ہی کچھ لوگوں کے برے اعمال کا نتیجہ بہتر ہوتے دیکھتا ہے تو وہ اس سوچ میں مبتلا ہوتا ہے کہ کیا اچھے کام والوں کو کبھی انعام نہیں دیا جائے گا اور برے والے ہمیشہ دوسروں کو دکھ اور تکلیف دیکھ کر خوش ہوتے رہیں گے. کیا کوئی نظام بھی حتی کہ عالمی عدالت انصاف (ICJ) بھی ان کو سزا دینے سے قاصر ہے تو پھر اس دنیا کا نظام بہتر کیسے ہو سکتا ہے. پھر ایک لمحہ کے لیے اسے عقیدہ آخرت پر یقین کرنا ہی پڑتا ہے. کہ جس میں اچھوں کا انجام اچھا اور بروں کا انجام دوزخ ہی ہوگا.

انسانی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات

انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ایسے بہت سے موڑ آتے ہیں. جب انسان یوم جزاو سزا کے اثرات کو محسوس کرتے ہوئے اپنے آنے والے دنوں کو بہتر بنا لیتا ہے. لہذا ذیل میں دیئے گئے کچھ زندگی کے لمحوں میں عقیدہ آخرت کے اثرات شامل ہیں

دینی سطح پر اثرات

اطمینانِ قلب کا حصول: آخرت میں ہر چیز کا حساب انسان کو دینا پڑے گا چاہے اچھا ہو یا برا، نیکی ہو یا جرم، اچھائی ہو یا برائی، ظلم ہو یا بربریت اس چیز کا احساس انسان کے دل و روح کو اطمینان بخشتا ہے۔ عقیدہ آخرت روحانی و دینی قلب کا سکون کا ذریعہ ہے۔

صبر و شکر کا یقینی ذریعہ:
صبر اور شکر کا نمایاں پایا جائے کسی بھی معاشرے کی ترقی اور دینی تعلیمات کا بنیادی ذریعہ ہے۔ یوم جزا و سزا کا مکمل یقین انسان کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اچھے یا برے دنوں میں صبر اور شکر کو اپنی زندگی میں اہمیت دے۔ انسان کا یقین ہے کہ ہر چیز اللہ نے پیدا کی ہے اور اسی کے پاس واپس جانا ہے لیکن آخرت میں دوبارہ اپنی پسندیدہ چیزوں کا حصول اسے صبر و شکر کے قریب لا کر دینی تعلیمات پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

معاشی سطح پر اثرات

دولت کا گردش میں آنا: قرآن پاک میں واضح حکم ہے کہ جو لوگ دولت کو سمیٹ کر رکھتے ہیں ان کو ان کے گلوں کا طوق بنا یا جائے گا قیامت کے دن۔ یہ بات مسلمان کو اس بات پر اکساتی ہے کہ وہ دولت کو استعمال کر کے اور گردش میں لائے۔

غربت و بیروزگاری کا خاتمہ: دولت گردش میں آنے سے معاشرے میں معاشی ترقی کا استحکام ہوتا ہے اس طرح عقیدہ آخرت پر ایمان رکھنے سے معاشرے سے غربت اور بیروزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے۔ مختصراً عقیدہ آخرت کسی بھی ریاست کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے جس سے نہ صرف دنیا بلکہ انسان کی آخرت بھی سنورتی ہے۔

معاشرتی اقدار پر اثرات

معاشرتی اور جنسی برابری کا فروغ: عالمی دنیا جس قدر برابری کو فروغ دیتی ہے اسی رفتار سے معاشرے میں بے راہ روی اور بے حیائی کا دور دورہ ہو رہا ہے جبکہ اسلام مرد و عورت کو برابر کے حقوق دیتا ہے لیکن اس کے لیے

حدود مقرر کرتے ہوئے جنت کی بشارت دیتا ہے۔

اخوت وہمہ گیری کا حصول: جب انسان کو یہ یقین ہو کہ جو کچھ اس نے نیک اعمال کرنے ہیں اصل میں وہی اس کے کام آئیں گے تو معاشرے میں بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے۔ تمام انسان ایک دوسرے کو برابر کا درجہ دیتے ہیں۔ آخرت میں جوابدہی کا احساس ان سے فرقہ واریت، لسانیت، لا دینیت اور دہشت گردی کا خاتمہ کروا دیتا ہے۔

سیاسی سطح پر اثرات

فرائض کی جوابدہی کا احساس: سیاست معاشرے اور ریاست کی بنیادی اکائی ہے جو کہ دوسرے شاخوں کو بھی متاثر کرتی ہے۔ سیاستدان میں آخرت میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ان کو ایک بہتر حکمران بناتا ہے۔

جمہوری اور احکام الہٰی کے مطابق نظام: اسلامی اقدار میں ہر چیز کی حاکمیت اور حکمرانی اللہ ہی کے پاس ہے۔ پس ایک سیاسی شخص اپنے ہر کام اللہ کی رضا اور اس کے احکام کے مطابق کرتا ہے تاکہ وہ آخرت میں سرخرو ہو سکے۔

بین الاقوامی سطح پر اثرات

امن وعامہ کا قیام: موجودہ عالمی مسائل بمقابلہ اسرائیل اور حماس، کشمیر اور بھارت اور روس اور یوکرائن کا خاتمہ بھی اسی صورت میں ممکن ہے اگر اسلامی کانفرنس تنظیم اپنی فرائض کی جوابدہی کا احساس کرتے ہوئے اپنے فرائض کو اچھے طریقے سے سرانجام دے اور اس کے لیے کوششیں تیز کرے۔

خود احتسابی اور عالمی امن کا دوہرا احتساب: عالمی امن بھی آجکل دنیا کے طاقتور ممالک کے قبضے میں ہے۔ لیکن عقیدہ آخرت عالم اسلام کو نہ صرف عالمی عدالتوں بلکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی آخرت کے دن احتساب کے طور پر پیش کرتا ہے جس میں اس کو اس کے اچھے اور برے کاموں کے مطابق سزا دی جائے گی۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ۰ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ

جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر بھی برائی کی وہ اس کو دیکھ لے گا۔

(سورۃ الزلزال:)

حاصلِ کلام

یومِ جزا و سزا انسان کی برائیوں اور اچھائیوں کی سزا و جزا کا دن ہے جس میں ہر انسان کے اعمال کو میزان میں تولا جائے گا نیک کام کرنے والے کو اس کے مطابق جزا اور برے کام کرنے والے سزا دی جائے گی۔ عقیدہ آخرت انسان میں قیامت کے دن کو اجاگر کرتا ہے اسی طرح دنیا میں ہمہ گیری اور برابری کا تصور بھی دیتا ہے۔ غرضیکہ عقیدہ آخرت انسانی زندگی میں اور اخروی زندگی میں کامیابی کے دروازے کھولتا ہے۔

سوال نمبر ۳

تعارف

زکوٰۃ کا منصفانہ نظام اللہ کے پیدا کردہ انسانوں کے لیے بالکل درست معاشی نظام ہے جو کہ انسان کو برابری کی سطح پر لانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے تاکہ تمام انسان مل کر یکسانیت کے عہدہ پر براجمان ہوں سکے۔ اسلام نے زکوٰۃ کے بہت واضح مصارف اور اہمیت بیان کی ہے اسی طرح صدقات و خیرات کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ اسلام تمام انسانوں کے لیے برابری کا درجہ دیتے ہوئے زکوٰۃ کو بھی امیر کے ہاتھوں سے لے کر غریب طبقے میں فروغ کرتا ہے اور جو ایسے نہیں کرتے ان کے لیے عذاب کی وعید ہے۔

زکوٰۃ کا معنی و مفہوم

زکوٰۃ کے معنی پاک صاف کرنا ہے۔ اس سے مراد ہے مال کا پاک صاف ہونا۔ اسلام نے اس کے ذریعے ایسا نظام معاش قائم کر دیا ہے جس سے انسان کا مال اس قدر پاک ہو جاتا ہے تاکہ وہ دولت گردش میں آ جائے اور تمام انسانوں تک گردش ہو جائے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ۔

(سورۃ البقرۃ: 43)

صدقات کا معنی و مفہوم

صدقات کا معنی اللہ کی راہ میں جس قدر ہو صرف ہوا اور صرف خدا کی خوشنودی کے حصول کے لیے اپنے مال کا کچھ حصہ دینا۔ اس کے معنی و مفہوم خیرات کے ہیں۔ یعنی اللہ کی راہ میں انسانوں کی ہمدردی اور جذبہ انسانیت کے لیے خرچ کرنا ہے۔ انسان جس قدر سکون و ہمدردی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے حاصل کر سکتا ہے اس قدر کسی اور سے حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔

زکوٰۃ و صدقات: قرآن و سنت کی روشنی میں

اسلام نے جہاں انسان کو دنیا کے ہر معاملے میں رہنمائی دی ہے اسی طرح انسان کو اپنے مال میں بھی رہنمائی ~~سے خرچ~~ خرچ کرنے کی ہدایت دی ہے۔ قرآن مجید نے زکوٰۃ و صدقات کے بارے میں واضح آیت دی ہے۔

"جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو احسان کرتے ہیں۔ اور نہ ہی ایذا دیتے ہیں۔ ان کا اجر ان

رب کے پاس ہے" (سورۃ البقرہ: 262)

اسی طرح حدیث میں ہے کہ
"وہ ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور جو زکوۃ نہیں دیتا اس کی نماز قبول نہیں۔"

زکوۃ کا نظام: مخصوص حقدار

زکوۃ کسی بھی مسلمان کا مال کا اڑھائی فیصد (2.5%) حصہ پر مشتمل ہے۔ اور یہ کل آٹھ مصارف جو کہ قرآن میں سورۃ التوبہ میں دیئے گئے ہیں ان ہی کو دی جاتی ہے۔ یہ مصارف مولفۃ القلوب، رقاب، فی السبیل اللہ، غارمین، فقراء، مساکین اور شامل ہیں۔ زکوۃ قدرتی فصل پر 10% جبکہ مصنوعی طریقہ پر 5% دی جاتی ہے۔

صدقات کا نظام: ایک جائزہ

صدقات وخیرات ہر انسان جو کہ مستحق و غریب ہو کو دی جاتی ہے کہ انسان ہمدردی اور جذبہ نوع انسانی کے ذریعے صدقات وخیرات اللہ کی راہ میں دیتا ہے تاکہ معاشرے میں غربت و بیروزگاری کے ساتھ اللہ کے سامنے آخرت میں سرخرو ہو سکے۔ جیسا کہ ارشاد ~~(اللہ بڑھاتا ہے زکوۃ کو اور بڑھ صدقات کو اور)~~ باری تعالیٰ ہے۔
"اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے صدقہ وخیرات کو"
(سورۃ البقرہ)

زکوۃ وصدقات کے سماجی اثرات

غربت و بیروزگاری کا خاتمہ:

انسانی نظام میں نظریہ سب سے بڑی جنگ اشتراکیت اور سرمایہ دارانہ نظام پر ہوئی اور دونوں ہی عالمی دنیا کو کوئی بہتر معاشی نظام دینے میں ناکام رہے۔ لیکن اسلام کا زکوۃ کا نظام اور صدقات وخیرات کا نظام دنیا سے غربت و بیروزگاری ختم کرنے کا سب سے بہترین حل پیش کرتا ہے۔

معاشرے میں دولت کا گردش میں رہنا:

زکوٰۃ سے دولت ایک ہاتھ سے نکل کر تمام معاشرے کے غریب طبقہ میں تقسیم ہوتی ہے اور معاشرے میں برابری کا درجہ حاصل کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ زکوٰۃ سے انسان کے مال میں برکت آنے کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں خوشحالی بھی آتی ہے جو کہ معاشرے کی ترقی کا ذریعہ بنتی ہے۔

فرقہ واریت اور غیر جانبداری کا خاتمہ:

آجکل مسلمانوں میں سب سے بڑا مسئلہ فرقہ واریت ہے۔ بےجا دولت، مغربی نظام کا سرمایہ دارانہ نظام اور مغربی تسلط اس جڑ کو ختم نہیں ہونے دیتا۔ بشرطیکہ زکوٰۃ بذریعہ او آئی سی (OIC) کے پلیٹ فارم سے ہی امت مسلمہ سے فرقہ واریت اور غیر جانبداری ختم کی جا سکتی ہے۔

زکوٰۃ و صدقات کے اخلاقی اثرات

سود اور گداگری کو جڑ سے پھینکنا:

سود تمام معاشی برائیوں کی جڑ ہے جو کہ سرمایہ دارانہ نظام کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ امیر کو امیر تر اور غریب کو گداگری پر مجبور کرتا ہے۔ لیکن اسلام نے واضح لفظوں سے اس کی ممانعت کی ہے اور زکوٰۃ کو فروغ دینے کا حکم دیا ہے۔ سود دینے اور گداگری سے مال کم ہوتا ہے اور زکوٰۃ دینے سے مال بڑھتا ہے۔

انسانی فلاح و بہبود کا ضامن

انسان کی فلاح و بہبود کا مکمل ذریعہ تو صرف اسلام کی تعلیمات ہی ہیں۔ جب انسان سود اور گداگری سے بچ کر زکوٰۃ کے صحیح طریقہ کو اپناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی فلاح اور دل کا سکون کا ذریعہ خود ہی بنا دیتا ہے۔

خوشحالی اور ترقی کا ذریعہ

کسی بھی ریاست، ملک اور معاشرے کی ترقی کا ذریعہ زکوٰۃ بن سکتی ہے اس لیے ہر مسلمان کو زکوٰۃ ادا کرنا چاہیے۔

زکوٰۃ و صدقات کے روحانی زندگی پر اثرات

مکمل روحانی و قلبی سکون:

زکوٰۃ ادا کرنے سے نہ صرف اللہ کی مدد اور مال میں ترقی ہوتی ہے بلکہ غریبوں کی مدد کرنے سے دل و دماغ کو روحانی سکون بھی میسر ہوتا ہے۔ اس سے مال میں برکت ہوتی ہے اور انسان دل کے قلب کی وجہ سے اپنے کاروبار میں اور محنت سے کام کرتا ہے۔

روحانی و جسمانی اعمال کا احتساب:

زکوٰۃ انسان کو اپنے اعمال کا جائزہ لینے پر مجبور کرتی ہے جب انسان کا سامنا زکوٰۃ دینے کے دوران غریبوں سے ہوتا ہے تو وہ جائز کام سے محنت شروع کرتا ہے۔

اللہ پر یقین کامل کا ذریعہ:

زکوٰۃ کے ذریعے انسان کا یقین اللہ پر مضبوط ہوتا ہے اور کامل یقین اور گہرائیوں سے اللہ کی عبادت شروع کر دیتا ہے۔

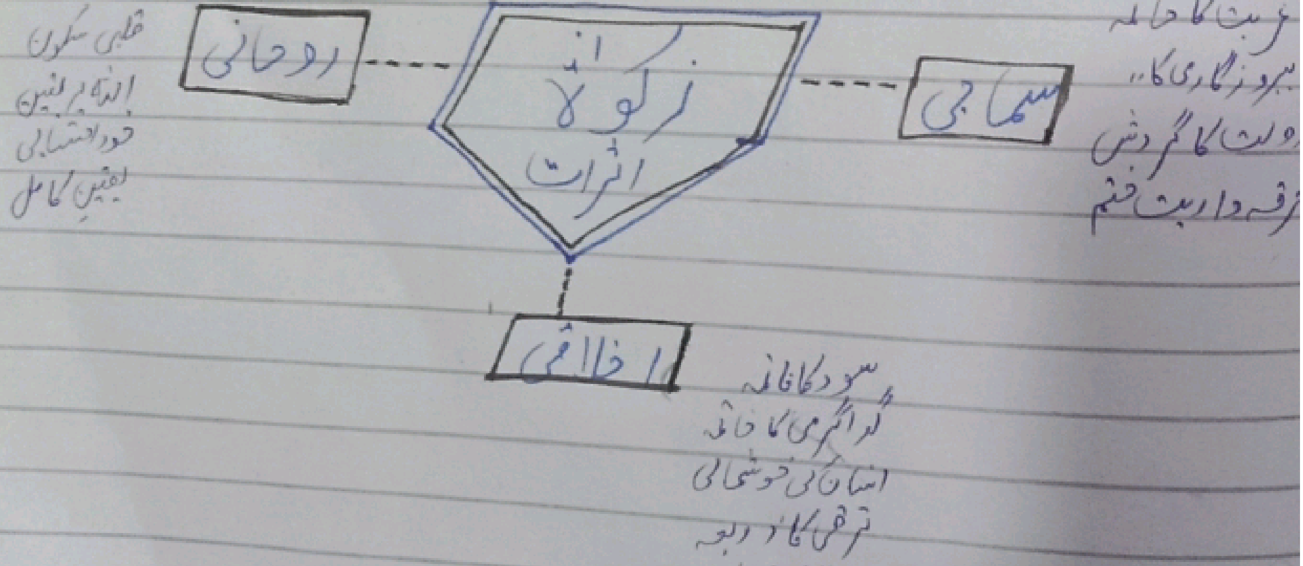

حاصل کلام

زکوٰۃ مال کو پاک صاف کر کے انسان کے مال کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے۔ زکوٰۃ نہ صرف انسان کے پیدا کردہ غیر منصفانہ نظام اشتراکیت اور سرمایہ دارانہ نظام کا حل پیش کرتی ہے بلکہ معاشرے میں خوشحالی کا سبب بھی ہے۔ مسلمان نے مغربی سرمایہ دارانہ نظام کو اپنا کر نقصان کیا ہے اس کا صحیح حل صرف زکوٰۃ کو اپنا کر حاصل ہوگا۔

ع
اے طائرِ لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

سوال نمبر ۵

تعارف

جدید تہذیب بیسویں صدی میں فروغ پائی جس نے کچھ ہی دیر میں تمام بنی نوع انسانوں میں اپنا غلبہ پا لیا۔ غرض یہ کہ کوئی بھی ملک اس تہذیب کو کسی نہ کسی انداز میں اختیار کرنے سے اپنے آپ کو نہ روک سکا۔ اس کے کچھ اصول خاص طور پر جمہوریت، سرمایہ دارانہ نظام، مادہ پرستی اور جنسی بے راہ روی نے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں بہت تیزی سے لیا ہے۔ اسلام کے پیروکار بھی اسی طرح اپنے آپ کو اس نظام سے بچانے میں ناکام رہے اور اس کی فہرست میں آگئے۔ جدید تہذیب نے انسانوں کو اسلام کے ساتھ سائنس و ٹیکنالوجی، انسانی حقوق اور تعلیم و فن سے بہرور کیا لیکن ساتھ ساتھ ہی اپنی مغربی جمہوریت، ظلم و بربریت، اخلاقی بے حیائی اور اس جیسی دوسری معاشرتی برائیاں بھی مسلمانوں کے اندر ڈال دی ہیں۔ ان برائیوں سے چھٹکارا صرف جدید تہذیب سے دور رہ کر اور اسلام سے اپنی وابستگی مضبوط کرکے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغ راہ ہے، منزل نہیں ہے

تہذیب نو کیا ہے؟

جدید ~~تہذیب~~ تہذیب صرف اور صرف مغربی ثقافت پر مشتمل ہے۔ سائنس، ٹیکنالوجی، ثقافت، تہذیب، عقیدے، لباس، رہن سہن، مادیت کے اصول، زندگی اور سیاست کے اصول کے مجموعے کا نام ہے۔ اس سے مراد تمام قومی وطنیت اور نیشنلزم کا تصور ہے جو کہ اس دور میں ہر قوم، ہر ملک اور ریاست میں پایا جاتا ہے۔

تصورِ تہذیبِ نو: ایک تفصیلی جائزہ

جدید تہذیب کا تصور کی بنیادی نیشنلزم ہے جو کہ انسان کو اس کے قوم اور وطن کے ساتھ گہرا اتفاق رکھنے کا کہتی ہے۔ یہ تہذیب اپنی قوم کو مضبوط اور دوسروں سے اچھا ہونے کا درس دیتی ہے تاکہ تمام قوم ایک ہی وقت میں دوسروں کو پیچھے چھوڑ کر اپنے ملک و قوم کو جلد ترقی کی راہوں پر گامزن کر سکے۔ علامہ اقبال نے اسی تہذیب کے بارے میں ہی یہ ارشاد کیا تھا کہ جو بھی آشیانہ اس تہذیب پر بنے گا وہ ناپائیدار رہے گا۔ ارشاد اقبال ہے کہ

ع تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا۔

(علامہ اقبال)

جدید تہذیب کے نمایاں اصول

تہذیب کو جہاں اپنے تصور میں دوسری تہذیب سے مختلف
ہے اسی طرح یہ اپنے اصول میں سب سے مختلف اور
برکشش رکھتی ہے جس نے ہر قوم کو کسی نہ کسی حد تک
اپنے قابو میں کر رکھا ہے۔

جمہوریت: نظام حکومت:

جمہوری نظام حکومت اس تہذیب کا اہم اصول ہے جس کی بنیاد پر
مغرب اور مشرق USSR کے درمیان سرد جنگ بھی ہو چکی
ہے لیکن اس تہذیب نے روس کے اشتراکیت کے نظام کو ختم
کر کے اپنے جمہوری نظام سے دنیا کو متعارف کروایا۔ جیسا کہ
اس کی تعریف ہے۔

جمہوریت حکومت عوام کے لیے، حکومت عوام کی اور عوام کی خاطر

(ابراہم لنکن)

سرمایہ دارانہ نظام: معاشی طرز حکمرانی

سرد جنگ کی سب سے اہم اور بنیادی وجہ سرمایہ دارانہ
اور اشتراکیت معاشی نظام ہے۔ لیکن موجودہ دور میں
تقریباً 3/1 ملکوں میں سرمایہ دارانہ نظام ہے جو کہ تہذیب
نو ہی کی تشکیل ہے۔

دولت کا حصول: مادیت پرستی

اسی سرمایہ دارانہ نظام نے دنیا کو مادہ پرست
بنا دیا ہے کہ انسان صرف دولت ہی کو اپنی ترقی اور
خوشحالی کا ذریعہ بنا دیا ہے اور سمجھتا ہے۔ اس دولت کے بارے
میں ارشاد ہے۔

"اولاد اور مال انسان کے لیے فتنہ ہے۔"

سائنس اور ٹیکنالوجی میں کارہائے نمایاں

انسان جہاں آسمان سے نکل کر کائنات کے راز جاننے
کی کوشش میں ہے اسی میں مغربی تہذیب کا ہی ہاتھ ہے
اس نے انسان کو تعلیم سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی
دے انسان کو اس قابل بنا دیا ہے جس کے بارے میں
...

"اسلام میں بھی انسان کو جدوجہد کرنے کا کہا گیا ہے
کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟"
(سورۃ الزمر: ۹)

بے جا مغربی تسلط اور مغربی ثقافت کا فروغ

مغربی تہذیب کو کم انسان تہذیب نو کی جڑ ہے اس نے ہی اپنی پرکشش کی وجہ سے اپنی ثقافت ہر ایک تک پہنچادی ہے اور تمام ملک ایک نہ ایک طرح دوسرے اصول اپنا کر اس ثقافت کا حصہ ہیں۔

جدید تہذیب کے امت مسلمہ پر مثبت اثرات

عوامی سطح پر اثرات:

امت مسلمہ پر اس تہذیب نے سائنس اور ٹیکنالوجی کو ہر فرد تک پہنچا دیا ہے۔ کہ تعلیم و ترقی اور جنسی برابری میں انسان خاص طور پر مسلمان ان کو ہر اس کر رہے ہیں۔ مسلمان آجکل تعلیم کے میدان میں کارہائے نمایاں کرنے کی جستجو میں ہیں۔

ریاستی سطح پر اثرات:

جدید تہذیب نے مسلم ریاستوں کو جمہوری نظام اپنانے میں مدد دی ہے جو کہ اسلامی نظام حکومت سے کئی حد تک میل کھاتا ہے۔ اور جدید تہذیب کے اثرات اس پر مرتب کرتا ہے۔

جدید تہذیب کا اصل روپ اور مسلم امت

عوامی سطح پر اثرات

جدید تہذیب نے جہاں مثبت اثرات مرتب کیے ہیں وہیں عوامی سطح پر اخلاقی بے راہ روی بھی زیادہ کر دی ہے اخلاقی بے راہ روی خاص طور پر بے حیائی، فحاشی، فلمیں، بے جا فضول خرچی، دکھاوا، بربریت اور ظلم نمایاں ہے۔ اس طرح جہاں مسلمان اس کے مثبت پہلوؤں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں وہیں اسکے منفی اثرات اس پر غلبہ پا رہے ہیں۔

ریاستی سطح پر اثرات:

اسی طرح ریاستی سطح پر مادہ پرستی عام ہے اور ظلم و بربریت اور مغربی جمہوریت بھی مغربی تسلط کا ایک نتیجہ ہے۔ ظلم و بربریت جو کہ اسرائیل اور بھارت کشمیر اور فلسطین پر کر رہے ہیں اور پھر سے دنیا کا عالمی طاقت یافتہ ملک امریکہ کی ان کے ظلم پر حمایت اس کے ظلم کا منہ بولتا ثبوت ہے جو کہ بربریت کے خلاف چپ ہے۔

حاصل کلام

موجودہ دور کی تہذیب نے جہاں انسان کے لیے ٹیکنالوجی اور سائنس کی راہیں کھول دی ہیں وہیں اس تہذیب نے انسانوں کو لادینیت پر ڈٹے رہنے اور اسلام سے دور کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ تہذیب نو کے کچھ اصولوں میں سرمایہ دارانہ نظام، لادینیت، سیکولرازم، مادہ پرستی اور ٹیکنالوجی کی دوڑ شامل ہے۔ اس نے مسلمانوں پر جہاں مثبت اثرات مرتب کیے ہیں وہاں اس کے منفی اثرات کے مقابلے میں اس درجہ کم ہیں کہ ان کو گنا نہیں جا سکتا ہے مگر اتحاد مسلمہ امہ اور او آئی سی کے پلیٹ فارم کے ذریعے مسلمہ امہ کو مغربی تسلط اور تہذیب نو کے چنگل سے بچایا جا سکتا ہے۔

اسلام تو فطرت ہے کوئی جبر نہیں
آؤ اے مرادانِ مجبول تمھیں خبر نہیں